

## 45268-دن کی چار رکعت والی نماز کو کیسے ادا کیا جاتے؟

### سوال

کیا ظہر اور عصر سے قبل ادا کی جانے والی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائیگی یا کہ دو دور رکعت کر کے ادا کی جائیں؟

### پسندیدہ جواب

حضور علماء کرام کا کہنا ہے کہ دن اور رات کی نفلی نماز میں افضل یہ ہے کہ وہ دو دور رکعت کر کے ادا کی جائے، بلکہ بعض علماء کرام مثلاً امام احمد تو اسے واجب کہتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اگر وہ دور رکعت سے زیادہ ایک بھی سلام کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کی نماز صحیح نہیں، لیکن وتر ادا ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ثابت ہیں۔

اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رات اور دن کی نماز دو دو ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (597) سنن ابو داود حدیث نمبر (1295) سنن نسائی حدیث نمبر (1666) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1322) علام البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تمام المیہ" صفحہ نمبر (240) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور "دو دو" کا معنی دو دور رکعت ہے، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی شرح اسی طرح بیان کی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ عقبہ بن حریث بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا: دو دو کا معنی کیا ہے؟

تو انوں نے کہا: ہر دور رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

قولہ: "شیء مثی" اس کا معنی ہے کہ: دو دو لہذا کٹھی چار رکعت ادا نہیں کی جائیگی، بلکہ دو دور رکعت کر کے ادا ہوگی، کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے:

"ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے کہا: رات کی نماز کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دو دو اور جب تم میں سے کسی ایک کو صحیح ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے جو اس کی ادا کردہ نماز کو وتر بنالے گی"

اور ہم مسئلہ دن کی نماز کا تو اس کے متعلق اہل سنن نے حدیث روایت کی ہے، اور علماء کرام نے اس کی تصحیح میں اختلاف کیا ہے۔

اور صحیح یہی ہے کہ یہ ثابت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے، تو اس بنا پر رات اور دن کی نمازوں کی دو دور کعت ہونگی اور ہر دور کعت کے بعد سلام پھیرنا جائے گا، اور ہر حدیث جس میں چار کا لفظ ہو اور اس میں سلام کی نفی کی تصریح نہ پائی جائے تو اسے اس قاعدہ پر لیا جائے گا، یعنی جس حدیث میں چار کعت کا لفظ ہو اور اس میں سلام پھیرنا کی نفی کی صراحت نہ ہو تو اسے دور کعت کے بعد سلام پھیرنا پر مجموع کرنا واجب ہے، کیونکہ قاعدہ یہی ہے، اور جزئیات کو قاعدہ پر مجموع کیا جائے گا۔

امداداً عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى جَبَ رَمَضَانَ مِنْ نَبِيٍّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ نَمَازٍ كَمْ مَتَّلِقٍ دَرِيَافَتٍ كَيْ أَيْ تَوَانُوْ فَرِمَيَا:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے، چار رکعت پڑھتے، آپ ان رکعت کے حسن اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیں"

اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ چار رکعت ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرتے، لیکن اس ظاہر کو عام قاعدہ پر مجموع کیا جائیگا وہ یہ کہ: رات کی نمازوں کو دور کعت ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے، اور یہ کہا جائے گا کہ: انہوں نے چار علیحدہ ذکر کیں اور پھر چار کو علیحدہ ذکر کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کر کے کچھ دیر استراحت کرتے تھے، اس کی دلیل لفظ "ثم" کا استعمال ہے، جو کہ ترتیب اور مہلت کے ہے۔

ویکھیں: الشرح المختصر (4/76-77).

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر صحیح ابن خزیمہ میں ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ لکھتے ہوئے باب باندھا ہے:

"دن اور رات کی ساری نفلی نمازوں میں دو دور کعت میں سلام پھیرنا کا باب"

اور اس کے بعد یہ باب لائے ہیں:

"دن کی نفلی نمازوں میں دو دور کعت میں سلام پھیرنا کا باب"

اور اس پر بہت سے دلائل ذکر کیے ہیں کہ دن کی نفلی نمازوں کو دور کعت میں۔

ویکھیں: صحیح ابن خزیمہ (2/214).

اور یہ حدیث: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر کے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے"

اسے مندرجہ بالا پر جی مجموع کیا جائیگا کہ دو دور کعت ادا کرے۔

ابن جان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"چار رکعت" اس سے مراد و سلام کے ساتھ چار رکعت ہے، کیونکہ یعلیٰ بن عطاء عن علی بن عبد اللہ الا زدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے وارد روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رات اور دن کی نمازوں کو دو دو ہے"

صحیح ابن جان (6/206) اور اسی طرح (6/231) میں بھی ہے ان چار رکعت میں جو جمعہ کے بعد ہیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ دن اور رات کو دو دور کعت کر کے نفل ادا کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"رات کی نماز دو دو ہے"

مصنون علیہ۔

اور ایک دوسری صحیح روایت میں ہے :

"رات اور دن کی نماز دو دو ہے"

اسے امام احمد اور ابی سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ویکھیں مجموع فتاویٰ ابن باز (11/390)۔

سنن موکدہ کے متعلق تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (1048) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔